REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT № R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd. № P. 67

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۰ — شمارہ ۵۰

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۷ شوال ۱۳۹۱ ہجری — ۱۶ فتح ۱۳۵۰ ہش — ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ فتح (دسمبر) ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نسبت کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوسکی ۔ احباب نہایت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام اور ساری جماعت کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور حضور کو تمام روحانی مقاصدِ عالیہ میں فائز المرام فرمائے آمین ۔

قادیان ۱۴ فتح ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ اور شب و روز دینی خدمات میں مصروف ہیں الحمد للہ ۔

★ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور مقاماتِ مقدسہ کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دیتا چلا جائے ۔ اور اس کی برکات سے سب کو مستفید فرمائے آمین وَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا ۔

نوٹ :- ڈاک و تار کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے لہٰذا احباب مرکز سے برابر رابطہ رکھیں وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق ۔

واعظین میں کشش اور لذت کے لئے چار باتوں کا ہونا ضروری ہے

جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے

سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

آج کل کے ایک مشہور لیڈر رحم کا ذکر تھا وہ کہتا ہے کہ ان دنوں مسلمان وعظ کی مجلس میں نہیں آتے لیکن اگر رنڈیوں کا راگ ناچ ہو تو وہاں خوب جمع ہو جاتے ہیں ۔ حضرت نے فرمایا :-

” یہ بات درست ہے ۔ لیکن اس کا اصل باعث واعظین کی حالت ہی ہے ۔

آج کل کے وعظ کرنے والے

ہی ایسے ہیں کہ وہ خود پرلے درجہ کے دنیا دار اور بے عمل اور بدکار ہیں ۔ اور ان کے وعظ میں نہ کوئی تاثیر ہے اور نہ کوئی کشش ہے ۔ برخلاف اس کے رنڈیوں کے راگ میں خراب کاروں کے واسطے ایک لذت ہے ۔ گو وہ ظاہری ہے ۔ اور بدی کی طرف ہے ۔ مگر لوگ ایک ظاہری لذت کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں ۔ اگر واعظین کے وعظ میں کشش اور لذت ہوتی تو وہ سب کو کھینچ کر اپنی طرف لے آتے ۔ ہر ایک مصلح ، ریفارمر ، ولی ،

نبی میں چار باتوں کا ہونا ضروری ہے

اوّل یہ کہ اس میں ایک

بصیرت

ہو جس سے وہ علمی مسائل کو ایسے رنگ میں پیش کرے جس سے سننے والوں کو ایک لذت حاصل ہو ۔ کیونکہ نامعقول بات سے انسان کے دل میں ایک خلش رہتی ہے ۔ اور معقول بات خواہ مخواہ پسندیدہ ہوتی ہے ۔ اور اس میں ایک لذت ہوتی ہے جیسا کہ شربت میں طبعاً ایک لذت محسوس ہوتی ہے ۔

دوم یہ کہ اس میں ایک

عملی طاقت

ہو ۔ خود عالم باعمل ہو ۔ صدق ۔ وفا اور شجاعت اس میں پائی جاتی ہو ۔ کیونکہ جو شخص خود عمل کرنے والا نہیں اس کا اثر دوسروں پر ہرگز نہیں ہوسکتا ۔

سوم یہ کہ اس میں

کشش

ہو ۔ کوئی نبی نہیں جس میں قوتِ جاذبہ نہ ہو ۔ ہر ایک مامور کو ایک قوتِ جاذبہ عطا کی جاتی ہے ۔ کہ وہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا دوسروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے ۔ اور لوگ اس کی طرف کھنچے ہوئے چلے آتے ہیں ۔

چہارم یہ کہ وہ

خوارق اور کرامات

دکھائے اور نشانات کے ذریعہ سے لوگوں کے ایمان کو پختہ کرے ۔

ان وعظ کرنے والے لوگوں میں ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہیں پائی جاتی ۔

نادان لوگ کہتے ہیں کہ

امام کی ضرورت کیا ہے ؟

سب لوگ نماز ۔ حج وغیرہ فرائض اپنی اپنی جگہ ادا کر رہے ہیں ۔ مگر یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں ۔

فی زمانہ

ان کے درمیان نہ اندرونی خوبیاں ہیں اور نہ بیرونی ۔ اللہ تعالیٰ نے جو اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ میں ایسے لوگوں کا ذکر کیا وہ انعامات ان کے درمیان کہاں پائے جاتے ہیں ۔ یہ لوگ تو خود ہی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ اخلاق خراب ہیں ۔ اعمال خراب ہیں ۔ ایمان نہیں ۔ دین صرف ایک رسم رہ گیا ہے ۔ جس میں خالی استخوان ہے اور مغز نہیں ۔

بیرونی حملوں کا یہ حال ہے

کہ کوئی خاندان ایسا نہیں جس میں کوئی نہ کوئی مرتد نہ ہو گیا ہو ۔ وہ جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے تھے ۔ اور جن کے کانوں میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کلمہ پڑھا گیا تھا اب گرجوں میں بیٹھ کر ایک خدا کے ساتھ دوسرے اور تیسرے خدا بناتے ہیں ۔ اور مُردوں کی پرستش کرتے ہیں ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ گالیاں دیتے ہیں ۔

اسلامی سلطنتوں کا یہ حال ہے

کہ سب سے زیادہ فخر سلطان روم پر کیا جاتا ہے ۔ جو رات دن یورپ کی سلطنت سے خوف زدہ رہتا ہے ۔ اور بمشکل اپنی زندگی کے دن کاٹ رہا ہے ۔ وہ کونسی خوش قسمتی کی بات ہے جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پائی جاتی ہے ۔ ہر پہلو سے ان کے حالات پر رونا آتا ہے ۔ ایک اہل الرائے ان کے حالات سے بالکل ناامیدی کا اظہار کرتا ہے ۔

دشمن بد اندیش

نے عداوت سے سبب ہماری ہر بات اور ... (باقی صفحہ ۳ پر)

(باقی صفحہ ۳ پر)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر :

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ر فتح ۱۳۵۰ ہش

حلقہ درویشان کے لیل و نہار

وہ آسمانی آواز جو اسّی سال قبل قادیان کی مقدس بستی سے بلند ہوئی آج دنیا کے کناروں تک پہنچ رہی ہے - اور جماعت احمدیہ بین الاقوامی حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ جماعت کی دنیا بھر میں بتدریج وسعت اور مقبولیت کے ساتھ ساتھ جس مرکزی مقدس مقام 'قادیان' سے یہ آواز بلند ہوئی اس سے دلی عقیدت و محبت رکھنے والے صرف وہی نہیں جو اس مقدس مقام میں رہائش پذیر ہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے مختلف حصوں میں آباد بیرونجات کے احمدیوں کے دل بھی قادیان کے مقدس مقامات کے بارہ میں ایسے ہی محبت و عقیدت کے جذبات سے پُر ہیں۔ اور اس کی خیر و عافیت کے بارہ میں فکرمند ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حالیہ جنگ کے وقت بیرونجات کے احباب جماعت کا فکرمند ہونا طبعی امر ہے۔

آج سے ۲۴ سال قبل ملکی تقسیم کے وقت جن مخلصین نے مرکز احمدیت قادیان میں ٹھہرے رہنے کا فیصلہ کیا تو ان کی تمام تر غرض اس سے یہی تھی اور ہے کہ وہ قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھتے ہوئے ان کی حفاظت اور خدمت کرتے رہیں۔ چنانچہ گزشتہ چوبیس سالہ طویل مدت کا ایک ایک دن بلکہ اس کی ایک ایک ساعت اس امر کا پختہ ثبوت ہے کہ وہ اس غرض کو پورا کرتے رہے ان کی مشغولیت کا نقطۂ مرکزی یہی مقدس فریضہ رہا ہے۔ اس عرصہ میں ان پر کئی طرح کے حالات آئے - تنگی، ترشی اور حالات کی شدّت ان کے عہد پر ذرہ برابر بھی اثر انداز نہ ہوئی۔ ان سب نے خندہ پیشانی اور صبر و شکر کے ساتھ اس وقت کو گزارا اس عرصہ میں اُن سے دُور دوسرے ملک میں بعض درویشان کے اکلوتے بیٹے فوت ہو گئے۔ بعض کے مشفق ماں باپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ بعض کی قیمتی جائدادیں ہاتھ سے نکل گئیں۔ مگر درویشانِ کرام نے ان سب جانی اور مالی نقصانات اور طرح طرح کے ابتلاؤں کو بطیب خاطر برداشت کیا اور ہر حالت میں مقامات مقدسہ قادیان میں قیام کو ترجیح دی۔

ابتدائے زمانہ درویشی میں ان مخلصین سے جو جوان تھے اب وہ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ جو غیر شادی شدہ تھے، شادی ہو کر صاحب اولاد ہو گئے، اپنے بزرگوں کی طرح ان کی نسل بھی خدا کے فضل سے مقدس مقامات کی خدمت اور آبادی کے اس عہد پر قائم ہے جو اس کے باپ دادوں نے کیا، ان میں سے جو زندہ ہیں وہ اس پیرانہ سالی میں بھی اس کا حق ادا کر رہے ہیں۔ انہیں کسی نوع کے دُنیوی منافع سے کوئی سروکار نہیں۔ وہ تو روحانی جذبۂ خدمت کے تحت ان مقامات میں دعائیں اور عبادات میں لگے رہنا درویشی کا اصل مدّعا اور مقصد سمجھتے ہیں۔ اور اسی پر قائم ہیں۔

رُوحانی جماعتوں کے سوائے کسی دوسرے کے لئے اس گہری محبت و عقیدت کا صحیح اندازہ لگانا شاید مشکل ہی ہو، جو درویشانِ قادیان، قادیان کے مقامات مقدسہ سے رکھتے ہیں۔ اور اس مقدس ایریا سے جُدا ہونا ان کے لئے اسی طرح تکلیف دہ اور اذیّت ناک ہے جس طرح مچھلی کے لئے پانی سے باہر نکالا جانا۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے دنوں مقامی طور پر درویشان پر تین چار روز جس شدید بےچینی اور نہایت درجہ اضطراب کے گزرے اس کی مختصر اطلاع گزشتہ اشاعت میں ایک ضمیمہ کی اشاعت کے ذریعہ دی جا چکی ہے۔ یہ ۵ر دسمبر کا دن تھا جب احمدیہ محلہ میں اس بات کی خبر ملی کہ درویشانِ قادیان کو ان کے محبوب مقامات مقدسہ سے جبراً کسی دوسری جگہ منتقل کئے جانے کی سکیم ہے۔ اس سلسلہ میں بتایا یہ گیا کہ اُن کی "حفاظت" کی غرض سے ایسا کیا جانے والا ہے۔ اس خبر نے تمام درویشان کو نہایت درجہ مضطرب اور بےچین کر دیا۔ اس کے بعد ان کے دلوں پر جو گزری وہ وہی جانتے ہیں یا ان کا خدا۔ بڑے بوڑھوں سے لے کر عورتوں اور چھوٹے بچوں تک سب کے سب ماہیٔ بے آب کی طرح بے قرار اور بےچین ہو اُٹھے۔ اسلامی تعلیم کے مطابق ظاہری اسباب کو کام میں لاتے ہوئے جماعت کے نمائندگان نے متعلقہ سرکاری حکام سے رابطہ پیدا کیا۔ اور ساتھ کے ساتھ باقی تمام درویشان مضطربانہ دعاؤں میں لگ گئے۔ ۵ر دسمبر سے ۸ر دسمبر کے ایک بجے تک درویشوں کے دِلوں پر جو گزری وہ زُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيْدًا کے الہامی الفاظ ہی اس کی صحیح اور حقیقی کیفیت بیان کر سکتے ہیں۔

۶ر اور ۷ر دسمبر کو ہمارا وفد ضلع کے حکام ایس۔ ڈی۔ ایم جناب ککڑ صاحب مع ایس۔ پی صاحب جناب شرما صاحب اور جناب ڈی۔ سی صاحب سے ملنے گیا تو معلوم ہوا کہ سُنی گئی بات درست تھی۔ دوسرے روز جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ سابق ایم۔ ایل۔ اے بھی احمدیہ وفد کے ہمراہ تھے۔ موصوف نے درویشان کی قادیان کے مقدس مقامات میں ٹھہرنے کی غرض و غایت اور زمانہ درویشی میں ان کے اعلیٰ رُوحانی کردار پر جامع روشنی ڈالی۔ اور اس امر کو واضح کیا کہ یہ جماعت ہمیشہ ہی حکومتِ وقت کی وفادار رہی ہے۔ اور اگر جماعت کی حفاظت ہی مقصود ہے تو احمدیہ ایریا اور ان کے مقاماتِ مقدسہ میں ہی ان کا ٹھہرا رہنا ان کی حفاظت کا زیادہ بہتر ذریعہ ہے۔

جناب ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب بٹالہ کی تجویز پر جناب ڈی۔ سی صاحب گورداسپور نے اگلے روز خود قادیان تشریف لا کر موقعہ ملاحظہ فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ ۸ر دسمبر کو جناب ڈی۔ سی صاحب، جناب ایس۔ پی صاحب گورداسپور کے ہمراہ جناب ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب بٹالہ بھی مع دیگر مقامی افسرانِ پولیس ۱۱ بجے قادیان تشریف لائے۔ پہلے احمدیہ محلہ کا تفصیلی معائنہ کیا۔ جماعت کے مقاماتِ مقدسہ میں سے منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، اور مسجد مبارک کو دیکھا۔ بعدہٗ جماعت کے نمائندگان کے علاوہ بعض معززین شہر سمیت مہمان خانہ میں تشریف فرما ہوئے اور دیر تک تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔

اس موقعہ پر سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے درویشان کے نقطہ نظر اور جماعت کی شاندار روایات کا محققانہ تذکرہ کرتے ہوئے ضلع کے حکام پر جماعت کی صحیح پوزیشن کو واضح کیا۔ سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان اور مقامی جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری جناب پربھاکر صاحب نے جماعت کی نسبت عمدہ خیالات کا اظہار کیا اور کہا ہم جماعت کو اچھی طرح جانتے ہیں یہ لوگ اُسی طرح ہندوستان کے شہری ہیں جس طرح ہم دوسرے۔ اس وقت ملکی دفاع کے سلسلہ میں یہ لوگ برابر ہمارا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ جناب پربھاکر صاحب نے اس موقعہ پر خصوصیت سے ریلیف کیمپ میں جماعت کی طرف سے نمایاں حصہ لینے کا مؤثر انداز میں ذکر کیا۔

ناقدرشناسی ہوگی اگر ہم اس موقعہ پر ایس۔ ڈی۔ ایم بٹالہ جناب ککڑ صاحب کے اس حسن سلوک کا ذکر نہ کریں جو موصوف نے نہ صرف اس وقت فرمایا بلکہ ہر موقعہ پر ہمدردانہ سلوک کے ساتھ جماعت کے نمائندگان کو تسلّی دیتے رہے۔

اس تمام وقت میں جناب ڈی۔ سی صاحب گورداسپور کا انداز بڑا ہی مشفقانہ رہا۔ اور خوش اخلاقی سے محترم صاحبزادہ صاحب سے تبادلہ خیالات فرماتے رہے اور بالآخر تسلّی دی کہ درویشان کو یہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جائے گا۔ البتہ ان کی خاطر یہاں پولیس گارد تعینات کر دی جائے گی اور ایک ویلفیر آفیسر بھی مقرر کر دیا جائے گا جس سے رابطہ پیدا کر کے آپ لوگ اپنی جملہ تکالیف کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ (چنانچہ اس پر عمل درآمد ہو چکا ہے۔ پولیس گارد آچکی ہے جسے احمدیہ جلسہ گاہ میں ٹھہرایا گیا ہے۔ اور ویلفیر آفیسر کے طور پر جناب سردار مہندر سنگھ صاحب کاہلوں پنچایت افسر بٹالہ مقرر ہو چکے ہیں۔ انہیں بھی احمدیہ محلہ میں ایک الگ نیا مکان جو سلسلہ کی طرف سے حال ہی میں تعمیر کرایا گیا ہے اُن کی رہائش کے لئے دے دیا گیا ہے۔)

تبادلۂ خیالات کے [illegible] پر جناب ڈی۔ سی صاحب گورداسپور اور جناب ایس۔ پی صاحب اور جناب ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب بٹالہ نے جماعت کے نمائندگان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کو ملک کا وفادار نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے افراد دوسروں سے بہتر وفادار اور اچھے شہری ہیں۔ جناب ڈی۔ سی صاحب نے فرمایا کہ صرف مذہب کی بناء پر یہ کہنا کہ آپ کی وفاداری مشتبہ ہے یہ غلط اندازِ فکر ہے۔ اسے کسی صورت میں صحیح نہیں مانا جا سکتا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ کئے جا رہے انتظامات آپ کی سہولت اور حفاظت کی غرض سے ہیں تا کوئی شریر شرارت نہ کر سکے۔ اور کسی شہری کو نقصان نہ پہنچ سکے۔

جماعت کے نمائندگان نے ضلع حکام کو یقین دلایا کہ جماعت احمدیہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق اس مشکل وقت میں بھی حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گی۔ ایک بجے کے قریب درویشان کو یہ تسلّی آمیز خبر ملی کہ جس سے اُن کے دل خدا تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر سے بھر [illegible]۔ مسجد اقصیٰ میں ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی گئی اور بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مختصر تفصیل بیان کرتے ہوئے مزید احتیاطی تدابیر [illegible] کرنے کی متعلقہ ہدایات دیں کہ کس طرح احمدیہ محلہ کے ساکنین ملک کے دفاعی اُمور میں [illegible] تعاون کر سکتے ہیں۔

انہی ہدایات میں رات کے وقت مکمل بلیک آؤٹ کرنے اور [illegible] سے عمل کرنا بھی ہے اسی طرح ہوائی حملوں [illegible] بچاؤ [illegible] بہت سی ہدایات پر بھی روشنی ڈالی۔ چنانچہ شہر کے مختلف

تعلیمی اداروں کے نزدیک کھلی جگہوں میں خندقیں کھودنے کی شہری تجویز پر حلقہ احمدیہ میں بھی عمل کیا گیا ہے۔ اور خدام نے اپنے تعلیمی اداروں کے قریب ہی ایسی خندقیں کھود لی ہیں۔

اسی طرح رات کے وقت سارے شہر میں ٹھیکری پہرے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اگرچہ احمدیہ محلہ میں ایسا انتظام پہلے ہی سے تھا۔ تاہم اس کو زیادہ مضبوط بنا دیا گیا ہے۔

دوسرے شہروں کی طرح مقامی طور پر قادیان میں بھی "سٹی ڈیفنس کونسل" قائم ہے جس کے صدر جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ہیں۔ شہری دفاع کے سلسلہ میں ہونے والے کونسل کے جملہ اجلاسات میں جماعت کے نمائندگان بھی شریک ہوتے ہیں۔ اور جماعت کی طرف سے بھرپور تعاون دیتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ جماعت کی طرف سے پرائم منسٹر ریلیف فنڈ میں مبلغ ایک ہزار روپیہ ادا کیا گیا ہے۔ تو دوسری طرف بارڈر ایریا سے آنے والے مصیبت زدگان کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بھی جماعت احمدیہ قادیان برابر حصہ لے رہی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ جماعت احمدیہ نے خدمت خلق کے سلسلہ میں ہمیشہ ہی ہر قسم کے مذہبی امتیاز سے بالاتر ہو کر بھرپور حصہ لیا ہے۔

اس نوع کے ظاہری اور مادی اسباب کے ساتھ ساتھ مقامی احباب اس روحانی ذریعہ کو بھی کام میں لا رہے ہیں، جو دعاؤں اور توجہ الی اللہ کا ہے۔ چنانچہ جن دنوں میں احمدیہ ایریا سے درویشان کے نکالے جانے کی بات چل رہی تھی اور دلوں میں تشویش اور اضطراب اور بے چینی تھی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اپنے دلنشین روح پرور خطبات میں تمام احمدیوں کو صبر و ثبات دکھلانے اور عہد وفا پر قائم رہنے کا وعظ و تلقین فرماتے رہے۔ اور متعدد بار ان کے جذبات کی قدر دانی کے طور پر درویشان کو توجہ الی اللہ کی تلقین فرماتے رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اس کے علاوہ معمول کے مطابق روزانہ ہی بعد نماز فجر مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دینے کی خدمت راقم الحروف بجا لا رہا ہے جبکہ مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ صاحب پہلے حدیث شریف اور بعدہٗ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتے ہیں۔ اور احباب جماعت کو خاص حالی روح پرور خطابات سے نوازتے اور ان کے جذبۂ خدمت کو اور بڑھانے اور خدا پر توکل اور اسی سے استعانت کی ترغیب دیتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ دن سخت درد مندی میں غیر معمولی روحانی بیداری اور دعاؤں میں زیادہ رغبت کے گزر رہے ہیں۔ مساجد میں نمازیوں کی حاضری تو پہلے ہی خدا کے فضل سے اچھی رہی ہے لیکن حالات کے تقاضا سے دعاؤں میں جو غیر معمولی سوز اور درد اس وقت پیدا ہو چکا ہے بالضرور بارگاہ الٰہی میں درجۂ قبولیت پائے گا۔ اس کی رحمت اپنے بندوں کے لئے ضرور جوش میں آئے گی اور ان کی پریشانی اور فکرمندی کو اپنے فضل سے دور کر دے گا۔ اس واسطے بیرونجات کے احباب کو بھی یہ دن اسی طرح کی خصوصی دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارنے چاہئیں۔ خدا تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ سب کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔

آمین

ملکی دفاع میں

احباب جماعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیں!

اس وقت ہمارا ملک جن حالات سے گزر رہا ہے اس کا تقاضا ہے کہ جملہ احباب جماعت جماعتی اور اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی اپنی جگہ پر حکومت کے افسران سے ملکی دفاع میں پورا پورا تعاون کریں۔ جہاں تک باقاعدہ فوج اور ٹیرٹوریل میں شامل ہو کر دفاعی خدمات سرانجام دینے کا تعلق ہے احمدی نوجوان بھی دوسرے ہم وطنوں کے شانہ بشانہ ایسی تمام خدمات بجا لا رہے ہیں بلکہ صوبہ اڑیسہ میں تو بعض جماعتوں میں قریباً احمدی دیہات کے دیہات نے اپنے نوجوانوں کو فوج میں بھرتی کروا دیا ہوا ہے۔

حال ہی میں مقامی طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے پرائم منسٹر ریلیف فنڈ میں ابتدائی طور پر مبلغ ایک ہزار روپیہ کی رقم بھجوائی گئی ہے۔ اسی طرح مبلغ یکصد ایک روپیہ بجٹ ڈیفنس فنڈ میں، مبلغ -/۱۰۱ روپے سرحدی دیہات کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے اور مبلغ دو سو روپے فوجی جوانوں کی امداد کے لئے ڈپٹی کمشنر کو پیش کئے گئے ہیں۔ بیرونجات کے احباب حسب موقع و استطاعت حکام کیساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون فرما کر جماعتی روایات کو قائم رکھیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

وعظ آتش کش اور لذت

بقیہ صفحہ اول

فعل پر اعتراض کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا دل خراب ہے۔ اور جب کسی کا دل خراب ہوتا ہے تو پھر چاروں طرف اندھیرا ہی نظر آتا ہے۔ یہ نادان کہتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں اور کچھ کام نہیں کرتے مگر وہ خیال نہیں کرتے کہ

مسیح موعود کے متعلق

کہیں یہ نہیں لکھا کہ وہ تلوار پکڑے گا۔ اور نہ یہ لکھا ہے کہ وہ جنگ کرے گا۔ بلکہ یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے۔ یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعہ تمام کام کرے گا

اگر میں جانتا

کہ میرے باہر نکلنے سے اور شہروں میں پھرنے سے کچھ فائدہ ہو سکتا ہے تو میں ایک سیکنڈ بھی یہاں نہ بیٹھتا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ پھرنے میں سوائے پاؤں گھسانے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور یہ سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دعا کے ذریعہ حاصل ہو سکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ

ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستہ میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی۔ اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سروسامان فقیر ہے، تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا۔ فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا

غرض

دعاؤں میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں

خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔

ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے

اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔

گزشتہ انبیاء کے زمانہ میں

بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی۔ مگر خدا جانتا ہے کہ

ہم ضعیف ہیں اور کمزور

اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

اسلام کے واسطے اب یہی ایک راہ ہے

جس کو خشک ملا اور فلسفی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے۔ جب ہماری دعائیں ایک حد تک پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ نادان دشمن جو سیاہ دل ہے وہ کہتا ہے کہ ان کو سوائے سونے اور کھانے کے اور کچھ کام ہی نہیں۔ مگر ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔

سعید وہ ہے

جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔"

{بدر جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۳ مورخہ ۲۱ رجون ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۸۵}

اخبار کے صفحات میں کمی!

قادیان اور اس کے مضافات بلکہ سارے پنجاب میں ہی احتیاطی تدابیر کے طور پر رات کے وقت مکمل بلیک آؤٹ ہوتا ہے اس لئے وقتی طور پر اخبار کے صفحات میں کمی کر دی گئی ہے۔ تا اس کی طباعت معمول کے مطابق آسانی سے کروائی جا سکے۔ امید ہے کہ قارئین کرام ہماری مجبوریوں کو ملحوظ رکھیں گے۔ اور اپنی دعاؤں میں بھی قادیان والوں کو خصوصیت سے یاد رکھیں گے۔

(ایڈیٹر)

موجودہ حالات میں

خصوصی دعاؤں اور صدقات کے علاوہ نفلی روزے رکھے جائیں

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

ہمارا ملک اور جماعت جس انتہائی نازک دور سے گزر رہے ہیں اس کے متعلق احباب جماعت بخوبی واقف و آگاہ ہیں۔ اس موقعہ پر احباب جماعت جہاں اپنی اپنی جگہ ملکی خدمات باحسن طریق بجالاتے ہوں گے۔ اور حکومت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوں گے، وہاں پر دوست خصوصی دعاؤں پر بھی زور دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے امن کی صورت پیدا فرمائے اور انسانی حقوق کا تحفظ ہو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ایسے مواقع پر جماعت کو دعاؤں اور صدقات کے ساتھ ساتھ نفلی روزوں کی بھی ترغیب دیا کرتے تھے۔ اس لئے جس انتہائی نازک دورِ ابتلاء میں سے ہم گزر رہے ہیں اس کے پیشِ نظر احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہر پیر اور جمعرات کے روزے رکھیں اور خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد امن کی صورت پیدا فرمائے آمین۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ صلح ۱۳۵۱ ہش (ماہ جنوری ۱۹۷۲ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اوّلین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرماویں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہؤا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔ امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرماویں گے ان احباب کو بذریعہ چٹھی بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۲۸	مکرم محمد عبد الغنی صاحب	۱۴۷۲	مکرم محمد حسن جان صاحب۔
۱۱۱۵	مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ	۱۴۷۴	" محمد اظہر خان صاحب۔
۱۱۱۶	امجد اکیڈمی۔	۱۵۱۸	" نظام الدین صاحب عباسی
۱۱۲۹	مکرم احمد صاحب، فاضل ایم۔ اے	۱۵۲۱	" محمد فاروق صاحب۔
۱۱۹۳	" محمد عثمان صاحب۔	۱۵۲۵	" کے۔ سی۔ محمود صاحب۔
۱۲۵۳	" مولوی خلیل الدین احمد صاحب	۱۶۰۱	" محمد ناصر صاحب۔
۱۲۶۲	" سید عبد الہادی صاحب۔	۱۶۰۵	" ڈاکٹر محی الدین صاحب
۱۲۶۷	" آغا محمد خلیل صاحب۔		
۱۲۷۸	" ڈاکٹر اے رشید صاحب۔		
۱۳۰۲	" محمد اسماعیل صاحب ٹیلر ماسٹر		
۱۳۲۹	" ایم۔ ابراہیم صاحب۔		
۱۳۲۵	" نثار احمد صاحب۔		
۱۴۲۶	" سید محی الدین صاحب۔		
۱۴۲۹	" سید حفیظ احمد صاحب۔		
۱۴۳۸	" بشیر احمد صاحب شاکر		
۱۴۴۵	" قاضی محمد اسلم صاحب۔		
۱۴۴۹	" ڈاکٹر محمد یونس صاحب۔		
۱۴۵۵	" قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔		
۱۴۶۲	" مجلس اصلاح و تنظیم		
۱۴۶۷	" ظہور حسن صاحب دہلی		
۱۴۶۸	" شمیم الہدیٰ صاحب		

ذیل کی اعلان گزشتہ اشاعت میں بطور ضمیمہ شائع کی گئی تھی — (ایڈیٹر)

ایک نہایت ضروری اطلاع

چند روز قبل ایک سرکلر لیٹر کے ذریعہ سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو یہ تشویشناک خبر دی گئی تھی کہ ملک کے موجودہ حالات کی وجہ سے لوکل کے بعض پولیس حکام کی یہ تجویز ہے کہ محلہ احمدیہ کی احمدی آبادی کو مقدس مقامات کے اس ایریا سے نکال کر کسی کیمپ میں لے جایا جائے۔

ظاہر ہے کہ یہ تجویز قادیان میں موجودہ درویشوں کے لئے نہایت پریشان کن تھی۔ کیونکہ انہی مقدس مقامات کی آبادی اور نگہداشت کے لئے تو انہوں نے اپنی جائدادوں، مالوں اور رشتہ داروں سے دوری اختیار کر کے قربانی کی تھی۔ چنانچہ اس بارہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ذمہ دار افراد نے ضلع کے حکام سے مفصل گفتگو کی۔ اور محلہ احمدیہ کے مقدس مقامات کی تقدیس اور اس ایریا میں درویشوں کے قیام کی اہمیت بیان کی اور انہیں بتایا کہ ایک مذہبی اقلیت اور بین الاقوامی حیثیت کی جماعت کے مرکز میں مقیم ساکنین کے لئے یہ ایک انتہائی جبر ہوگا اور محلہ احمدیہ کے دو سو سے زاید خاندانوں کے لئے یہ تکلیف ناقابلِ برداشت ہوگی۔ ضلع کے حکام نے ہمارے وفد سے وعدہ کیا کہ وہ خود قادیان آ کر محلہ احمدیہ کی پوزیشن کو دیکھیں گے۔

چنانچہ جناب ڈی۔ سی صاحب گورداسپور اور جناب ایس۔ پی صاحب گورداسپور مع جناب ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب و جناب ڈی۔ ایس۔ پی صاحب ۸ر دسمبر کو محلہ احمدیہ میں تشریف لائے۔ اور سارے محلہ کا جائزہ لینے کے بعد موقع پر ہی یہ فیصلہ کیا کہ احمدی آبادی کو محلہ احمدیہ سے کہیں اور منتقل نہیں کیا جائے گا۔ الحمد للہ۔ حکامِ ضلع نے ہمدردی کے ساتھ ہماری معروضات کو سُنا اور ہمارے مذہبی جذبات کا احترام کیا۔ جس کے لئے ہم سب کو ضلع کے حکام کا ممنون ہونا چاہیئے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ اس نے اپنے فضل سے فی الحال ہمیں اس شدید ابتلاء سے بچا لیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں اور صدقات بھی دیتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارا حافظ و ناصر ہو اور ملک میں جلد امن و امان ہو۔

تمام احباب، جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق اس نازک وقت میں اپنی جگہوں پر حکومت کے عہدیداران سے پورا تعاون کریں۔

یہ اطلاع بھی احباب جماعت کو دی جاتی ہے کہ اب تک ڈاک و تار کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے۔ لہٰذا احباب مرکز سے برابر رابطہ قائم رکھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

مورخہ ۹/۱۲/۷۱ — ناظر امور عامہ قادیان

۱۶۰۷	مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ	۱۷۵۲	مکرم عبد السلام صاحب۔
۱۶۱۳	اعظم بیڑی فیکٹری۔	۱۸۰۷	" کے۔ اے صالح صاحب۔
۱۶۷۴	مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔	۱۸۳۰	" سید عنایت اللہ صاحب
۱۷۲۹	" ایم۔ اے محی الدین صاحب۔	۱۸۵۵	مکرمہ سارہ بی صاحبہ۔
۱۷۵۱	" میر احمد صادق صاحب۔	۱۸۸۶	شاہ ربڑ فیکٹری۔
		۱۹۴۳	مکرم سید عبد القیوم صاحب۔

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے، ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" — فون نمبرز 23—1652, 23—5222